مومن کا لباس

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مومن کا لباس

مولانا عبدالرحمٰن اللہ تعالی الذہبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: .... مومن کا لباس

مصنف: .... مولانا عبدالرحمن الاعظمی الندوی

اشاعت: .... اول اکتوبر 2003

تعداد: 1100

اعداد: .... محمود الحسن اسد (فیروزوالہ)

ناشر: .... دار اندلس

قیمت: ....

ملنے کا پتہ

مرکز القادسیہ 4-لیک روڈ لاہور

فون:7230549

نیز جماعت الدعوہ کے تمام مقامی دفاتر سے بھی دستیاب ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مومن کا لباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مومن کا لباس

مرد و زن کے لباس کا اسلام میں فرق	13
مشابہت کرنے والے مرد و زن لعنتی ہیں	14
ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والوں کی نماز نہیں	17
عورت کو اپنے پاؤں ڈھانپنے کا حکم	19
عورت کو پردہ کرنے کا حکم	23
ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانے والے مرد	28
ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والے کی سزا	29
چادر یا شلوار باندھنے کا مقام	33
چادر لٹکانے اور بال لمبے رکھنے والا مرد	40
تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانے والے کا انجام	42
جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹخنوں پر کپڑا نہیں لٹکا سکتے تو......؟	48
تکبر اور بغیر تکبر کپڑا لٹکانے والے کی سزا میں فرق	49
اسبال ازار (چادر نیچے لٹکانا) ہی تکبر ہے	50
صدیق اکبرؓ کے فعل سے حجت پکڑنے والوں کی تردید	53
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا نصف پنڈلی تک تھا	55
ٹخنوں پر لٹکنے والا کپڑا کاٹ دینا چاہیے	59

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عرضِ ناشر

چہرہ اور لباس دو ایسے بنیادی عنصر ہیں کہ جن سے مرد و عورت اور مومن و کافر کا فرق واضح ہوتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات دیا ہے۔ کچھ حدود و قیود کے ساتھ طرز بود و باش کا ایسا جامع نظریہ دیا ہے جس کو اپنانے سے انسان کے عزت و وقار میں دو چند اضافہ ہو جاتا ہے۔

مردوں کے لیے حکم ہے کہ وہ کوئی ایسا لباس نہ پہنیں جو غیر مسلموں سے مشابہت یا عورتوں سے مشابہت رکھتا ہو اور یہی احکام عورتوں کے لیے ہیں۔

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت نے اس بات کا تہیہ کر رکھا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی ہر حکم میں نافرمانی کرنی ہے۔ اور ابلیس شیطان کو خوش کرنا ہے۔ بازاروں، پارکوں، شادیوں، کالجوں، یونیورسٹیوں الغرض مسلم معاشرے میں ہر کہیں اس کے مظاہر دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔ مسلم و کافر کا فرق مٹ چکا، مرد و عورت کی تمیز ختم ہوگئی۔ آج مرد اپنی شلواریں ٹخنوں سے نیچے کیے ہوئے اور عورتیں نصف پنڈلی تک اٹھائے ہوئے اسلام سے باغیانہ معاشرے کی خبر دیتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حالات میں ''مومن کا لباس'' لکھ کر مولانا عبدالرحمٰن اللہ دتا الذہبی نے حجت پوری کی ہے۔ اور خبردار کیا ہے کہ اس کو عام یا ہلکا مسئلہ نہ تصور کیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والا عمل ہے۔ چادر یا شلوار ٹخنوں سے نیچے ہونے کی شکل میں نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ہی آدمی اللہ کی رحمت کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ دوڑ دوڑ کے اپنے ساتھیوں کو اس گناہ سے بچانے کی کوشش کرتے۔ اور صحابہ ٹخنوں سے نیچے جانے والی چادر، شلوار کو کاٹ دیا کرتے تھے تاکہ آخرت بچ جائے۔

آج مجاہدین نے اس سنت پر عمل کر کے معاشرے کو اس عظیم سنت کی دوبارہ سے دعوت دی ہے۔ ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے اور دوست واحباب کو بھی تحفۃً پہنچائے۔

کتاب کی تہذیب وترتیب بھائی محمود الحسن اسد نے کی ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خیر اندیش

سیف اللہ خالد

مدیر ''دارالاندلس''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرد و زن کے لباس کا اسلام میں فرق

« اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ ! »

اسلام کے کچھ احکام ایسے ہیں جن کی ادائیگی میں یا جن پر عمل کرنے میں مرد اور عورتیں برابر ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں اور کچھ احکام ایسے ہیں جن میں مردوں کے لیے الگ حکم ہے اور عورتوں کے لیے الگ۔ اگر مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی مشابہت کریں گے یا ایک دوسرے کی نقالی کریں گے تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے جہنم کا حکم سنایا ہے:

« عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ »[1]

[1] صحیح البخاری: ٢/ ٨٧٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔"

یہ حدیث دیگر کتب حدیث میں بھی موجود ہے جیسے سنن ابی داؤد (کتاب اللباس) میں اور سنن ابن ماجہ (کتاب النکاح) میں۔

مشابہت کرنے والے مرد و زن لعنتی ہیں

اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے مرد و زن کو جو ایک دوسرے کی مشابہت کرتے ہیں، گھروں سے نکالنے کا حکم دیا ہے۔ بخاری شریف میں ہے:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْھُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمْ)) ①

"نبی اکرم ﷺ نے مخنث (ہیجڑے) بننے والے مرد اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی اور حکم دیا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔"

مسند الامام احمد بن حنبل میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① صحیح البخاری: ۸۷۴/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا۔“①

ان میں سے ایک «اَلْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ» کا ذکر کیا۔ یعنی ”وہ عورت جو مردوں کی ہیئت و مشابہت اختیار کرتی ہے۔“

ایسے لوگوں کے بارے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ»②

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لباس میں بھی مرد و زن پر ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت حرام کی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

«عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ»③

---

① مسند الامام احمد بن حنبل: ۲/۱۳۴۔

② صحیح البخاری: ۲/۸۷۴۔ سنن ابی داؤد: ۲/۱۱۴ طبع نور محمد کراچی۔

③ سنن ابی داؤد: ۲/۱۱۴۔ مسند احمد: ۲/۳۲۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کا سا لباس پہننے والے مردوں اور مردوں کا سا لباس پہننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔''

رحمتِ دو عالم ﷺ کا مزید فرمان ہے:

((ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَالدَّيُّوْثُ)) ①

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف (رحمت کی نگاہ سے) نہیں دیکھے گا:

(۱) والدین کا نافرمان۔(۲) مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورت۔(۳) دیوث۔''

اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ أَهْلِهِ الْخُبْثَ)) ②

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔شرابی، (والدین کا) نافرمان اور دیوث جو اپنے گھر میں خباثت کو جگہ دیتا ہے۔''

---

❶ مسند الامام احمد : ۱۳۴/۲ وسنن النسائی : ۲۹۲، المکتبة السلفية لاهور واللفظ لاحمد۔

❷ مسند الامام احمد: ۶۹/۲،۱۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((الدَّیُّوثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِهِ الْخُبْثَ)) ①

''دیوث وہ ہے جو اپنے اہل میں خباثت کو برقرار رکھتا ہے۔''

اور بے پردگی خباثت میں داخل ہے۔ علامہ سندھی نے کہا:

((هُوَ الَّذِیْ لَا غَیْرَةَ لَهٗ عَلٰی اَھْلِهٖ))

''دیوث وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے بارے میں بے غیرت ہو۔''

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والوں کی نماز نہیں

سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنے والے کو دوبارہ وضو کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ پوری حدیث اس طرح ہے:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلًا اِزَارَهٗ اِذْ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْ وَ هُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ذِكْرُهٗ لَا یَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ)) ②

① مسند احمد: ۲/۶۹،۱۲۸۔

② سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الاسبال فی الصلوٰۃ ـ مسند الامام احمد بن حنبل: ۴/۶۷، ۵/۳۷۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک صحابی اپنی چادر ٹخنوں پر لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ "جاؤ اور وضو کرو۔" وہ گیا اور (دوبارہ) وضو کرکے آیا۔ اسے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جاؤ اور وضو کرو۔" وہ گیا اور (تیسری مرتبہ) وضو کرکے آیا تو ایک اور صحابی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا، کیا وجہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ "وہ اپنی چادر لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور چادر لٹکانے والے کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔"

اس کی سند میں ابوجعفر راوی ہے جس پر محدثین نے کلام کی ہے۔ البتہ امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "صحیح علی شرط مسلم" کہا ہے۔[1] اور اس کو علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے: ((رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح))[2] اس کے متعلق حافظ ابن حجر نے فرمایا: ((ابو جعفر المؤذن الانصاری المدنی مقبول))[3] اور عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے: ((سندہ حسن)) "اس کی سند حسن ہے۔"[4]

1. رواہ ابوداؤد باسناد صحیح علی شرط مسلم۔ ریاض الصالحین : ۳۵۰ طبع دارالمامون دمشق۔
2. مجمع الزوائد : ۱۲۵/۵۔
3. مرعاۃ المفاتیح : ۴۷۷/۲ ، طبع سرگودھا۔
4. عون المعبود، شرح سنن ابی داؤد : ۱۰۰/۲، طبع بیروت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھ کر، جس کی شلوار ٹخنوں سے نیچے تھی، فرمایا تھا کہ یہ کام تو اللہ کے ہاں حلال نہیں:

((وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰی اَعْرَابِیًّا یُّصَلِّیْ قَدْ اَسْبَلَ إِزَارَهٗ فَقَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهٗ فِیْ صَلَاتِهٖ لَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ حِلٍّ وَ لَا حَرَامٍ))[1]

’’عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک اعرابی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس نے اپنی چادر ٹخنوں پر لٹکائی ہوئی تھی تو فرمایا ’’نماز میں اپنی چادر لٹکانے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ حلال میں ہے اور نہ حرام میں۔ یعنی نہ کام حلال ہے نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا احترام ہے۔‘‘

عورت کو اپنے پاؤں ڈھانپنے کا حکم

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مردوں اور عورتوں کے لباس میں امتیازی فرق یہ ہے کہ کوئی مرد ازار (یعنی چادر یا شلوار) ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر چل پھر سکتا ہے نہ نماز پڑھ سکتا ہے اور کوئی عورت ننگے پاؤں بازار میں گھوم سکتی ہے نہ نماز پڑھ سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند فرامین اس بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ

[1] رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات، مرعاۃ المفاتیح: ۲/۴۷۷، طبع سرگودھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِی یَجُرُّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ نَافِعٌ فَأُنْبِئْتُ اَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَکَیْفَ بِنَا قَالَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَبْدُوْ اَقْدَامُنَا قَالَ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَیْهِ))[1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے۔'' نافع کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ہمیں (یعنی عورتوں کو) کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ایک بالشت کپڑا لٹکا لیا کریں۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''ایک بالشت کپڑا لٹکانے سے تو ہمارے قدم ننگے ہوں گے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ''ایک ہاتھ تک کپڑا نیچے لٹکا سکتی ہیں اس سے زائد نہیں۔''

یہی حدیث سنن النسائی اور جامع الترمذی میں ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو ''حسن صحیح'' کہا ہے۔[2] اس میں [کَیْفَ بِنَا] کی جگہ [کَیْفَ یَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُیُوْلِهِنَّ] کے الفاظ ہیں۔ یعنی عورتیں اپنے دامن کے ساتھ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: [یُرْخِیْنَهٗ شِبْرًا] ''ایک بالشت نیچے لٹکائیں۔''

---

1. مسند الامام احمد: ۵/۲۔
2. سنن الترمذی: ۲۰۶/۱، مطبع مجتبائی لاهور۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر پوچھا: [اِذاً تَنْکَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ] ''تب تو ان کے قدم ننگے ہوں گے۔'' جواب دیا: [يُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ] [1] رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اپنے کپڑے کا دامن ایک ہاتھ تک نیچے لٹکانے کی اجازت دی ہے، بس اس سے زیادہ پاؤں پر کپڑا لمبا چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

⊙ عورتیں کوڑے یا کیچڑ والی جگہ سے بھی اپنے پاؤں سے کپڑا نہیں اٹھا سکتیں۔

اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کے مسئلہ پوچھنے پر جو بات کہی اسے امام ابوداؤد وغیرہ نے اپنی کتاب میں یوں نقل کیا ہے:

((عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيْلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي مَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)) [2]

'' ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد (حمیدہ) نے نبی ﷺ کی بیوی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ پوچھا کہ میں اپنے کپڑے کا کنارہ زمین پر لمبا چھوڑتی ہوں اور کوڑے والی جگہ پر چلتی ہوں تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس خراب جگہ

---

1. سنن النسائی: ۲۹۵/۲۔
2. سنن ابی داؤد : ۴۰/۱، طبع نور محمد کراچی۔ سنن ابن ماجه : ص ۴۰۔ اداره احیاء السنة سرگودھا ۔ جامع الترمذی : ص ۲۰، مجتبائی لاھور۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد جو پاک جگہ آئے گی وہ کپڑے کو پاک کر دے گی۔"

ام ولد کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے التقریب میں لکھا ہے:

((حَمِيدَةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ يُقَالُ هِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مَقْبُولَةٌ مِنَ الرَّابِعَةِ)) ①

اسی طرح بنو عبدالاشہل کی عورت کو نبی کریم ﷺ نے جو جواب دیا امام ابوداؤد نے اپنی کتاب میں اس کو یوں نقل کیا ہے:

((عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قَالَتْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ)) ②

"بنو عبدالاشہل کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا مسجد میں آنے کے لیے ہمارے راستے میں گندگی ہے، جب بارش ہو جائے تو ہم کیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا "کیا اس کے بعد پاک راستہ نہیں ہے؟" اس نے کہا کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اس کے بدلے میں کافی ہے۔"

❶ التقريب : ٢/٢٩٥، طبع دارالباز مكة المكرمة۔

❷ سنن ابی داؤد : ١/٤٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں! گندگی والی جگہ سے گزرتے وقت بھی عورت اپنا کپڑا پاؤں سے نہیں اٹھا سکتی کہ اس کا پاؤں کہیں ننگا نہ ہو جائے بلکہ دھونے کی تکلیف معاف کر دی اور فرمایا کہ خشک اور پاک جگہ پر رگڑ کھانے سے کپڑا خود پاک ہو جائے گا۔

عورت کو پردہ کرنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات امہات المومنین (رضی اللہ عنہن) کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾ ①

''رسول اللہ (ﷺ) کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں۔''

اور ازواج مطہرات کا مقام اور عظمت جمیع مسلمانوں میں مسلّم ہے۔ اس کے باوجود اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے:

﴿ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾ ②

''جب تم نے امہات المومنین (اپنی ماؤں) سے کسی چیز کا سوال کرنا ہے تو حجاب (پردہ) کے پیچھے سے سوال کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❶ الاحزاب: ۳۳/۶۔

❷ الاحزاب: ۳۳/۵۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾①

''اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور ایماندار لوگوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیں۔''

''اَلْجِلْبَابُ'' اس چادر کو کہتے ہیں جو لباس کے اوپر سر سے پاؤں تک پورا جسم ڈھانپ لے۔

((إِنَّهُ الثَّوْبُ الَّذِيْ يَسْتُرُ جَمِيْعَ الْبَدَنِ))②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت قرآنی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

((قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَمَرَ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا خَرَجْنَ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ فِيْ حَاجَةٍ أَنْ يُّغَطِّيْنَ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ فَوْقِ رُؤُوْسِهِنَّ بِالْجَلَابِيْبِ وَ يُبْدِيْنَ عَيْنًا وَّاحِدَةً))③

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایماندار لوگوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے، جب وہ اپنے گھروں سے کسی کام سے نکلیں تو اپنے سروں سمیت چہروں کو اپنی چادروں سے ڈھانپ لیں اور

---

❶ الاحزاب: ۵۹/۳۳۔

❷ تفسیر القرطبی : ۳۴۳/۱۴۔

❸ مختصر تفسیر ابن کثیر: ۱۱۴/۳۔ تفسیر الامام الشوکانی : ۳۰۷/۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آنکھ ظاہر کریں۔''

اسی طرح محمد بن سیرین رحمہ اللہ جب عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ سے آیت حجاب کی وضاحت طلب کرتے ہیں تو انہیں یہ جواب ملتا ہے:

((وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِيْنَ سَأَلْتُ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾ فَغَطّٰى وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَ أَبْرَزَ عَيْنَهُ الْيُسْرٰى)) ①

''محمد بن سیرین نے عبیدہ سلمانی سے اس آیت ﴿ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ﴾ کے متعلق پوچھا تو عبیدہ نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا اور بائیں آنکھ ظاہر کی۔''

عبیدہ نے اس آیت کا معنی یہ بتایا ہے کہ عورت اپنی بائیں آنکھ ظاہر کرسکتی ہے اور باقی پورا وجود سر سے پاؤں تک اس کا چادر میں چھپا ہوا ہو۔

جب امہات المومنین میں سے کسی ایک سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت کسی صحابی کو پیش آجائے یا کوئی چیز مانگنا مقصود ہو تو اسے بھی یہی حکم ہے کہ پردہ کے پیچھے سے پوچھے یا سوال کرے اور امہات المومنین کو بھی حکم ہے کہ اپنی اوڑھنیاں (چادریں) اپنے اوپر اوڑھ کر رکھیں تو دیگر عورتوں کو ننگے سر، ننگے چہرہ اور کھلے پاؤں بازاروں میں گھومنے پھرنے کی گنجائش کہاں سے مل گئی؟

---

① مختصر ابن کثیر: ۱۱٤/۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بنوتمیم کی چند عورتیں آئیں وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا:

((اِنْ کُنْتُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَیْسَ ھٰذَا بِلِبَاسِ الْمُؤْمِنَاتِ))①

''اگر تم مومنہ عورتیں ہو تو یہ لباس مومنہ عورتوں کا نہیں ہے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَا یَمْنَعُ الْمَرْاَۃَ الْمُسْلِمَۃَ اِذَا کَانَتْ لَھَا حَاجَۃٌ اَنْ تَخْرُجَ فِیْ اَطْمَارِھَا اَوْ اَطْمَارِ جَارَتِھَا مُسْتَخْفِیَۃً لَا یَعْلَمُ بِھَا اَحَدٌ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِھَا))②

''ایک مسلمان عورت کے لیے کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے کہ جب اسے کوئی کام ہو تو اپنی کسی پرانی چادر میں (اگر اس کے پاس نہیں ہے) تو اپنی پڑوسن کی پرانی چادر میں چھپ کر باہر نکلے اور گھر واپس آنے تک اسے کوئی پہچان نہ کر سکے۔''

ایسا لباس جس سے عورت کا وجود نظر آئے یا جسم کے اعضاء محسوس ہوں، یہ لباس استعمال کرنے والی عورتیں بھی جہنم میں جائیں گی۔حدیث میں ہے:

((رُبَّ کَاسِیَاتٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَاتٌ فِی الْاٰخِرَۃِ))③

---

❶ القرطبی : ۲۴۴/۱۴۔
❷ تفسیرالقرطبی : ۲۴۴/۱۴۔
❸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’کتنی ہی عورتیں دنیا میں کپڑے پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔‘‘

اسلام نے نماز میں عورت کے لباس کے متعلق کیا احکامات دیے ہیں، احادیثِ مبارکہ کا ایک بڑا ذخیرہ اس کے لیے موجود ہے۔ چند ایک امور کا ذکر درج ذیل احادیث میں موجود ہے:

((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَ خِمَارٍ وَلَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا))[1]

’’ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کیا عورت ایک قمیض اور دوپٹا میں نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس پر ازار نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے جواب دیا ’’جب اتنی لمبی قمیض ہو کہ پاؤں کو ڈھانپ لے تو نماز پڑھ سکتی ہیں۔‘‘

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اپنا فتویٰ بھی یہی ہے۔ محمد بن زید کی والدہ سے فرمایا:

((تُصَلِّي فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا))

’’عورت ایک سر کے دوپٹا اور ایک قمیض میں جو قدموں کو چھپائے نماز پڑھ سکتی ہے۔‘‘

---

1. سنن ابی داؤد: ۱/۶۵، طبع نور محمد کراچی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مسئلہ واضح ہو گیا۔ مرد اور عورت کے لباس کا فرق نماز میں اور نماز کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے معلوم ہو گیا۔ کوئی مرد اپنی ازار یا شلوار نماز میں یا نماز کے علاوہ کسی بھی جگہ قیام کی حالت میں ٹخنوں سے نیچے نہیں لٹکا سکتا اور کوئی عورت غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے پاؤں تک ننگے نہیں کر سکتی اور نہ ہی ننگے پاؤں نماز پڑھ سکتی ہے۔

ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانے والے مرد

ایسے احکام جو مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ ہیں ان میں سے ایک حکم لباس کا ہے۔ عورتوں پر غیر محرموں سے تمام جسم چھپانا فرض ہے، محرموں کے سامنے ہاتھ اور چہرہ ظاہر کر سکتی ہے جبکہ تمام مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک جسم چھپانا چاہیے۔ اس کے علاوہ اگر جسم کا کوئی حصہ ظاہر ہو جائے تو اسلام میں کوئی جرم نہیں۔ بلکہ اس سلسلہ میں مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنا لباس ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر رکھیں جبکہ عورتوں کو پاؤں ننگا کر کے چلنے پھرنے سے منع کر دیا گیا ہے لیکن ہمارے معاشرہ میں ہر شعبہ میں الٹ رواج چل نکلا ہے۔ مرد عورتوں والے کام کر رہے ہیں اور عورتیں مردوں کی نقالی کر رہی ہیں اور جو مرد یا عورت ایک دوسرے کی نقالی نہ کریں بلکہ ''صحیح مرد'' یا ''صحیح عورت'' بننے کی کوشش کریں تو الٹا انہی کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے ناک کٹوں کی بستی میں کوئی ناک والا چلا جائے تو سارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناک کٹے، ناک والے انسان کا مذاق اڑانے لگیں کہ یہ کیسا بے ڈھنگا سا انسان ہم میں آ گیا ہے۔ اسی طرح آج کے معاشرہ میں جو مرد فطرت کے مطابق داڑھی رکھیں، شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھیں اور جو عورت اپنی زینت ظاہر نہ کرے، مردوں سے مشابہت نہ کرے تو الٹا انہی مردوں اور عورتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہاں ہم مردوں کے لیے لباس ٹخنوں سے نیچے رکھنے سے منع کی کچھ احادیث ذکر کرتے ہیں تاکہ انہیں پڑھ کر ہم اپنی حالت پر غور کریں اور اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین!

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والے کی سزا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے والے مرد پر اللہ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں ڈالے گا:

((عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ))①

① مسلم : ۱/ ۷۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس۔ سنن ابن ماجه، ابواب التجارات =

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’تین آدمی ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر نہیں کرے گا اور ان کو گناہوں سے پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔‘‘ یہ کلمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔ حضرت ابوذر نے پوچھا یہ لوگ نامراد ہو گئے اور نقصان اٹھایا، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ کون ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ایک ’’مسبل ازار‘‘ (یعنی چادر، تہہ بند یا شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا) دوسرا ’’منان‘‘ (احسان کر کے جتلانے والا) تیسرا جھوٹی قسم سے مال فروخت کرنے والا۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ’’مسبل ازار‘‘ (یعنی تہہ بند یا شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے) سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف (بانظر رحمت) نہیں دیکھے گا اور ان کو گناہوں سے پاک نہیں کرے گا۔ یا تو وہ توبہ کریں اور گناہ چھوڑ دیں ورنہ جہنم کا عذاب الیم ان کے لیے ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے والوں کے بارے میں مزید ارشاد گرامی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں موجود ہے:

= سنن النسائی، کتاب البیوع و کتاب الزکوٰۃ ۔ سنن الدارمی، کتاب البیوع۔ مسندالامام احمد: ۱۵۸/۵ ۔ ان کے علاوہ اور بھی کتب حدیث میں یہ حدیث موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَحْتَ الْكَعْبِ مِنَ الْإِزَارِ فِی النَّارِ)) ①

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ٹخنے سے نیچے چادر ہوگی پس وہ (حصہ) آگ میں (جلایا) جائے گا۔''

مزید ارشاد فرمایا:

((قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ فَاَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ إِلٰى مَا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ فَمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ)) ②

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی چادر نصف پنڈلیوں سے نیچے اس جگہ تک ہونی چاہیے جو جگہ ٹخنوں کے اوپر ہے۔ پس جو اس سے نیچے ہوگی وہ (حصہ) جہنم میں (جلایا) جائے گا۔ یعنی پنڈلیوں سے نیچے کپڑا ٹخنوں پر نہیں آنا چاہیے۔''

اسی طرح ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں:

((عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبِ مِنَ الْإِزَارِ فِی النَّارِ)) ③

❶ مسند الامام احمد: ٦/٥٩، ٢٥٤، ٢٥٧۔
❷ مسند الامام احمد: ٢/٥٠٤۔
❸ مسند الامام احمد: ٥/٩ ۔ صحیح البخاری : ٢/٨٦١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چادر کا ٹخنے سے نیچے والا حصہ آگ میں ہوگا۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((مَا تَحۡتَ الۡكَعۡبِ مِنَ الۡإِزَارِ فِی النَّارِ))[1]

''یعنی جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔''

مذکورہ تینوں احادیث کا معنی اور مفہوم ایک ہی ہے کہ ایک مومن، ''ایماندار'' آدمی کی چادر کی حالت یہ ہو کہ نصف پنڈلی سے ٹخنوں کے اوپر تک رہے، ٹخنوں سے نیچے جس حصہ پر کپڑا ہوگا، وہ آگ میں ہوگا۔

((عَنۡ مُسۡلِمِ بۡنِ يَنَاقَ قَالَ كُنۡتُ جَالِسًا مَعَ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا فِیۡ مَجۡلِسِ بَنِیۡ عَبۡدِ اللّٰهِ فَمَرَّ فَتًى مُّسۡبِلًا اِزَارَهٗ مِنۡ قُرَيۡشٍ فَدَعَاهُ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا) فَقَالَ مِمَّنۡ اَنۡتَ فَقَالَ مِنۡ بَنِیۡ بَكۡرٍ فَقَالَ تُحِبُّ اَنۡ يَنۡظُرَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيۡكَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ قَالَ نَعَمۡ قَالَ اِرۡفَعۡ اِزَارَكَ فَاِنِّیۡ سَمِعۡتُ اَبَا الۡقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوۡلُ مَنۡ جَرَّ إِزَارَهٗ لَا يُرِيۡدُ إِلَّا الۡخُيَلَاءَ لَمۡ يَنۡظُرِ اللّٰهُ إِلَيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ))[2]

---

1. مسند الامام احمد : ۱۵/۵۔
2. مسند الامام احمد: ٦٥/٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بنو عبداللہ کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک قریشی نوجوان اپنی چادر لٹکائے ہوئے گزرا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلا لیا اور پوچھا تو کس قبیلہ میں سے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں قبیلہ بنی بکر میں سے ہوں۔ تو فرمایا: ’’کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تیری طرف اپنی نظر کرے؟‘‘ اس نے کہا ’’ہاں‘‘۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ’’اپنی ازار اونچی کر کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ’’جس نے اپنی چادر تکبر سے لٹکائی اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔‘‘

چادر یا شلوار باندھنے کا مقام

ایک جگہ پر ارشادِ نبوی ہے:

((عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْإِزَارُ إِلَی نِصْفِ السَّاقِ وَ إِلَی الْکَعْبَیْنِ لَا خَیْرَ فِیْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ)) ①

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’ازار نصف پنڈلی سے ٹخنوں تک ہے۔ اس سے نیچے کوئی خیر نہیں۔‘‘

① مسند الامام احمد: ۱۴۰/۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک موقع پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے چادر کی جگہ بتاتے ہوئے فرمایا:

((عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ))[1]

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری پنڈلی کا گوشت والا پٹھہ پکڑا اور فرمایا کہ یہ چادر کی جگہ ہے، اگر نیچے ہو جائے تو گنجائش ہے لیکن ٹخنوں پر چادر کا کوئی حق نہیں۔"

ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

((عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ بِحُجَزِ سُفْيَانَ بْنِ سَهْلٍ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ يَا سُفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسْبِلْ إِزَارَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِيْنَ))[2]

"حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے سفیان کا کولہا پکڑ کر اسے کہا اے سفیان بن سہل! اپنی چادر نہ لٹکاؤ کیونکہ ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند

1. مسند الامام احمد: ۳۸۲/۵، ۳۸۶، ۳۹۸، ۴۰۰۔ سنن ابن ماجہ: ۲۶۴۔جامع الترمذی: ۲۱۰/۱ و قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔
2. مسند الامام احمد: ۲۴۶/۴، ۲۵۰، ۲۵۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا۔‘‘

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں بعض امور دیکھ کر پریشان ہوکر فرماتے ہیں:

((قَالَ عُبَادَةُ بْنُ قُرْطٍ إِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ أُمُوْرًا هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُوْبِقَاتِ قَالَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ صَدَقَ وَ أَرٰى جَرَّ الْإِزَارِ مِنْهَا)) ①

’’حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں۔ یعنی تم ان کاموں کو کرنے میں کوئی گناہ یا حرج نہیں سمجھتے۔ ہم ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہلاک کر دینے والے کاموں میں شمار کرتے تھے۔‘‘ اس کا ذکر محمد بن سیرین کے پاس کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ’’عبادہ نے سچ کہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ چادر لٹکا کر چلنا بھی ہلاک کر دینے والے افعال میں سے ہے۔‘‘

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پیچھے دوڑ کر کپڑا ٹخنوں سے اوپر کرنے کو کہا:

((عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ يَقُوْلُ أَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهٗ فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ أَوْهَرْوَلَ فَقَالَ إِرْفَعْ إِزَارَكَ وَاتَّقِ

① مسند الامام احمد: ٣/ ٤٧٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ قَالَ اِنِّیُ اَحُنَفُ تَصُطَكُّ رُكُبَتَایَ فَقَالَ ارُفَعُ اِزَارَكَ فَإِنَّ كُلَّ خَلُقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ فَمَا رُؤِیَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ بَعُدُ إِلَّا إِزَارُهٗ إِلٰی اَنُصَافِ سَاقَیُهِ))

وَ فِیُ رِوَایَةٍ : ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَبِعَ رَجُلًا حَتّٰی هَرُوَلَ فِیُ إِثُرِهٖ حَتّٰی اَخَذَ ثَوُبَهٗ)) ①

’’عمرو بن شرید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کپڑا لٹکا کر چلتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اس کے پیچھے چلے حتیٰ کہ دوڑے اور اس کے کپڑے کو پکڑ کر فرمایا کہ ’’اسے اونچا کر اور اللہ تعالیٰ سے ڈر۔‘‘ اس نے عرض کی اللہ کے رسول (ﷺ) ! میرے پاؤں ٹیڑھے ہیں اور میرے گھٹنے آپس میں ٹکراتے ہیں۔ (اس کا مقصد تھا کہ میری ٹانگوں میں عیب ہے جو میں لوگوں سے چھپانا چاہتا ہوں، اس لیے چادر کو لمبا چھوڑ کر پاؤں چھپائے ہوئے ہیں)

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ’’اپنی چادر اونچی کرو، اللہ عزوجل کی ہر پیدا کی ہوئی چیز خوبصورت ہے۔‘‘ اس کے بعد اس کی چادر ہمیشہ نصف پنڈلی تک رہی۔‘‘

اور دوسری روایت میں ہے کہ ’’بے شک نبی ﷺ نے ایک آدمی کا پیچھا

---

① مسند الامام احمد: ٣٩٠/٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پیچھے دوڑنے لگے اور اس کا کپڑا پکڑ لیا۔"

((اَلْاَحْنَفُ هُوَ الَّذِیْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِ قَدَمِهٖ مِنْ شِقِّهَا الَّذِیْ یَلِیْ خِنْصِرَهَا وَالْحَنَفُ الْإِعْوِجَاجُ فِی الرِّجْلِ))[1]

"یعنی " اَلْاَحْنَفُ" اس شخص کو کہتے ہیں جو نچلے حصہ کی بجائے چھوٹی انگلی کی جانب پاؤں کی پشت پر چلتا ہے اور " اَلْحَنَفُ" پاؤں کے ٹیڑھے پن کو کہتے ہیں۔"

عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کا کپڑا ٹخنے پر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ غمگین ہوئے اور پریشانی کا اظہار ان الفاظ کے ساتھ فرمایا:

((عَنْ عَمْرِو بْنِ فُلَانِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ بَیْنَمَا هُوَ یَمْشِیْ قَدْ اَسْبَلَ إِزَارَهٗ اِذْ لَحِقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ اَخَذَ بِنَاصِیَةِ نَفْسِهٖ وَ هُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنِ اَمَتِكَ قَالَ عَمْرٌو یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ حَمْشُ السَّاقَیْنِ فَقَالَ یَا عَمْرُو إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ یَا عَمْرُو وَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْبَعِ اَصَابِعَ مِنْ كَفِّهِ الْیُمْنٰی تَحْتَ رُكْبَةِ عَمْرٍو فَقَالَ یَا عَمْرُو هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا تَحْتَ الثَّانِیَةِ فَقَالَ یَا عَمْرُو

[1] لسان العرب: ۵۷/۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ)) ①

"عمرو انصاری رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں چادر لٹکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی پکڑ لی اور فرمانے لگے "اے اللہ! تیرا بندہ، تیرے بندے (آدم علیہ السلام) کا بیٹا، تیری بندی (حوا علیہا السلام) کا بیٹا۔" عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری پنڈلیاں پتلی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عمرو! اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہت خوبصورت پیدا کیا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی چار انگلیاں عمرو کے گھٹنے کے نیچے ماریں اور کہا: "اے عمرو! یہ ہے جگہ ازار (چادر) کی۔" پھر ان کو اٹھایا اور ان کو دوسرے گھٹنے کے نیچے رکھا اور فرمایا: "اے عمرو! یہ ہے جگہ چادر کی۔"

یہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ تھے جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوڑ کے گئے اور اس کا کپڑا ٹخنوں سے اوپر کر دیا۔

اسی طرح جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھاتے ہوئے فرمایا:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُبْطِيَّةً وَ كَسَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حُلَّةً سِيَرَاءَ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِيْ قَدْ أَسْبَلْتُ فَجَاءَ فَأَخَذَ

---

① مسند الامام احمد: ۴/ ۲۰۰، وقال الامام الهيثمي رجاله ثقات۔ مجمع الزوائد: ۱۲۴/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ يَابْنَ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ مَّسَّ الْأَرْضَ مِنَ الثِّيَابِ فَفِي النَّارِ فَقَالَ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَّزِرُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ)) ①

"حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبطی چادریں پہننے کو دیں اور اسامہ کو سیری حلہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چادر لٹکا کر چلتے ہوئے دیکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے کندھے پکڑ لیے اور فرمایا کہ "اے ابن عمر! پہننے والا کوئی بھی کپڑا جب زمین پر لٹکے گا تو وہ جہنم میں ہوگا۔" حضرت عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا نصف پنڈلی تک چادر باندھتے تھے۔"

"قِبُطِيَّةٌ" یہ سفید رنگ کا باریک کپڑا ہے جو مصر میں تیار ہوتا تھا، بعض نے السی کا کپڑا کہا ہے اور "سِيَرَآءَ" یہ ایک قسم کی چادر ہے جس میں ریشم کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ "لکیر دار یا دھاری دار کپڑا۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر اس پر عمل بھی کر کے دکھایا جس کی گواہی ابواسحٰق یوں دیتے ہیں:

((عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

① مسند الامام احمد: ۹۸/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِ سُوْقِهِمْ)) ①

''ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا وہ نصف پنڈلیوں تک چادریں باندھتے تھے۔''

چادر لٹکانے اور بال لمبے رکھنے والا مرد

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا:

((عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ لَوْ لَا خَصْلَتَانِ فِيْكَ قَالَ قُلْتُ وَ مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِسْبَالُكَ إِزَارَكَ وَ إِرْخَائُكَ شَعْرَكَ)) ②

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خریم بن فاتک اسدی سے فرمایا ''اگر تجھ میں دو خصلتیں نہ ہوں تو تو بہت اچھا آدمی ہے۔'' وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا '' اے اللہ کے رسول! وہ کون سی ہیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک اسبال ازار اور دوسری ارخاء شعر یعنی چادر کو زمین پر لٹکا کر

❶ رواہ الطبرانی و رجالہ ثقات۔ مجمع الزوائد : ۱۲۶/۵۔

❷ مسند الامام احمد: ۳۲۲/۴، ۳۴۰ تنقیح الرواۃ میں ہے [رِجَالُ اَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ] یعنی ''اس کی سند صحیح ہے۔'' [۲۴۷/۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلنا اور بال لمبے چھوڑنا۔''

سنن ابی داؤد میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ لَوْ لَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَ إِسْبَالُ إِزَارِهِ))

''خریم اچھا آدمی ہے اگر اس کے جمہ کا طول اور اس کی ازار میں اسبال نہ ہو۔''

یہ بات خریم تک پہنچی تو:

((فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ إِلٰى اُذُنَيْهِ وَ رَفَعَ إِزَارَهٗ إِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ))

''حضرت خریم رضی اللہ عنہ نے اپنے بال کانوں تک کاٹ دیے اور نصف پنڈلی تک چادر اٹھالی۔''①

کندھے تک لمبے بالوں کو ''جمہ'' کہتے ہیں اور جو بال کندھوں سے نیچے ہوں وہ جمہ کا طول ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔ نیز کان سر میں داخل ہیں۔ سر کا کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ حصہ چھوڑنا بھی جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچہ دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِحْلِقُوْهُ كُلَّهٗ أَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ))①

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱۱۳/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”یا سارے سر کو مونڈو یا سارے بال چھوڑ دو۔“

اس لیے سر کے بال کانوں سے اوپر کچھ کٹانے یا کندھوں سے نیچے لٹکانے اسلام میں پسندیدہ کام نہیں۔

سنن ابی داؤد اور ترمذی میں حدیث ہے کہ:

((فَوُقَ الُوَفُرَةِ دُوُنَ الُجُمَّةِ))

”رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مبارک کانوں اور کندھوں کے درمیان ہوتے تھے۔“

تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانے والے کا انجام

پہلی امتوں پر بھی ایسا کرنا حرام تھا، جیسا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَنُ سَالِمِ بُنِ عَبُدِاللّٰهِ أَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيُنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلُجَلُ فِى الُاَرُضِ يَوُمَ الُقِيَامَةِ)) ②

”سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے

❶ عون المعبود طبع بیروت : ۱۳۴/۴۔

❷ صحیح بخاری : ۸۶۱/۲ ۔ سنن النسائی : ۲۹۴/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی اپنی چادر لٹکا کر چلا آرہا تھا کہ وہ زمین میں دھنسا دیا گیا پس وہ قیامت تک یونہی زمین میں غوطے کھاتا رہے گا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں ہے:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَمَا رَجُلٌ شَابٌّ یَّمْشِیْ فِیْ حُلَّةٍ یَتَبَخْتَرُ فِیْهَا مُسْبِلًا إِزَارَهٗ اِذْ بَلَعَتْهُ الْاَرْضُ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْهَا إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ)) ①

'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک نوجوان اپنی چادر لٹکائے ہوئے اکڑتا ہوا اپنے حلہ (ایک ہی رنگ کی دو چادروں) میں چل رہا تھا کہ زمین اس کو لقمہ بنا کر اپنے اندر نگل گئی۔ اب وہ قیامت تک زمین کے اندر غوطے کھاتا جائے گا۔''

چادر لٹکانے والے متکبر کے بارے رسول اللہ ﷺ نے دوٹوک ارشاد فرمایا کہ:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ)) ②

'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ مسند الامام احمدبن حنبل: ٢/٢٦٧، ٤٩٢۔

❷ صحیح البخاری: ٢/٨٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف کبھی بھی (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکایا۔''

دوسری روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ بَطَرًا)) ①

'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر لٹکا کر چلا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔''

ایک حدیث میں مزید وضاحت مل جاتی ہے کہ:

((عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَی الْخَبِیْرِ سَقَطْتَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلٰی نِصْفِ السَّاقِ وَ لَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْكَعْبَیْنِ فَمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهٗ بَطَرًا لَّمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَیْهِ)) ②

'' عبدالرحمٰن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے چادر کے متعلق مسئلہ

---

① صحیح البخاری: ۸۶۱/۲۔

② مسند الامام احمد: ۴۴/۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ خبر رکھنے والے کے پاس پہنچے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی چادر نصف پنڈلی تک ہے۔اس کے نیچے ٹخنوں تک کوئی گناہ نہیں اوراس کے نیچے جس حصہ پر کپڑا ہوگا وہ آگ میں ہوگا۔جس نے تکبر سے اپنی چادر ٹخنوں پر لٹکائی اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔''

اللہ کے نبی ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

((وَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ اَحَدَ جَانِبَیْ إِزَارِیْ يَسْتَرْخِیْ إِنِّیْ لَا تَعَاهَدُ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ)) ①

''حضرت سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے تکبر سے اپنا کپڑا لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ''میری چادر کی ایک جانب ڈھیلی ہو جاتی ہے اور یقیناً میں اس کی حفاظت کرتا ہوں، یعنی اس کا خیال رکھتا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ

❶ سنن ابی داؤد : ۱۱۳/۲۔ صحیح البخاری: ۸۶۰/۲۔ سنن النسائی : ۲۹۵/۲۔ مسند الامام احمد : ۶۷/۲، ۱۵۴، ۱۳۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا ''تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو یہ کام تکبر سے کرتے ہیں۔''

ایک روایت میں رسولِ رحمت ﷺ کا فرمان یوں نقل کیا جاتا ہے:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهٗ خُيَلَآءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ زَيْدٌ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰهُ وَ عَلَيْهِ إِزَارٌ يَّتَقَعْقَعُ يَعْنِیْ جَدِيْدًا فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ عَبْدَاللّٰهِ فَارْفَعْ إِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُ قَالَ فَزِدْ قَالَ فَرَفَعْتُهٗ حَتّٰى بَلَغَ نِصْفَ السَّاقِ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّهٗ لَيَسْتَرْخِیْ إِزَارِیْ أَحْيَانًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَسْتَ مِنْهُمْ)) ①

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس آدمی نے تکبر سے چادر لٹکائی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔'' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا، ان پر نئی چادر تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پوچھا ''یہ کون ہے؟'' میں نے

① مسند الامام احمد: ۱۴۷/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا ''میں عبداللہ ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ'' اگر تو واقعی عبداللہ ہے یعنی اللہ کا بندہ ہے تو اپنی چادر اونچی کر۔'' میں نے چادر اونچی کر لی، پھر فرمایا ''اور اونچی کر'' حتیٰ کہ میں نے نصف پنڈلی تک کر لی۔ پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''جس نے تکبر سے اپنا کپڑا لٹکایا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''میری چادر کبھی کبھی ڈھیلی ہو جاتی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو ان میں سے نہیں ہے۔'' (جن کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا اور وہ جہنم میں جائیں گے)۔''

نوٹ: ((يَتَقَعْقَعُ قَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ اَلْقَعْقَعَةُ وَالْعَقْعَقَةُ وَالشَّخْشَخَةُ وَالْخَشْخَشَةُ وَالْخَفْخَفَةُ وَالْفَخْفَخَةُ وَالنَّشْنَشَةُ وَالشَّنْشَنَةُ كُلُّهُ حَرْكَةُ الْقِرْطَاسِ وَالثَّوْبُ الْجَدِيْدُ)) ①

'' کاغذ کی حرکت جس میں آواز ہو اور نیا کپڑا۔'' اس حدیث میں [يَتَقَعْقَعُ] سے مراد نیا کپڑا ہے جیسا کہ متن میں وضاحت ہے۔ [يَتَقَعْقَعُ يَعْنِي جَدِيْدًا]

بعض لوگ [مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ] یا [مَنْ جَرَّ إِزَارَهٗ خُيَلَاءَ] اور [بَطَرًا] حدیث کے الفاظ سے ان پڑھ یا کم علم لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ تکبر یا غرور یا فخر سے چادر یا

① لسان العرب: ۲۸٦/۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شلوار نیچے ہو تو گناہ ہے اور جہنم کی وعید اس کے لیے ہے اور اگر تکبر یا فخر نہ ہو تو شلوار لمبی سلوا لی جائے یا چادر نیچے لٹکا لی جائے تو کوئی گناہ نہیں اور اس کی دلیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتاتے ہیں جو ابھی گزرا ہے۔ یہ بالکل غلط اور دھوکا ہے۔

جب صحابہ کرامؓ ٹخنوں پر کپڑا نہیں لٹکا سکتے تو....؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: [اِنْ كُنْتَ عَبْدَاللّٰهِ] ''اگر تو واقعی اللہ کا بندہ ہے'' یعنی تیرا اللہ پر ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے تو اپنی چادر ٹخنوں سے اوپر کرو۔ کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما متکبر تھے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا: [لَا تُسْبِلْ إِزَارَكَ] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ''ٹخنوں پر چادر کا کوئی حق نہیں۔'' کیا وہ سب متکبر تھے؟ نہیں، وہ متکبر نہیں تھے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [مَوْضِعُ الْإِزَارِ] اور [إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ] کے الفاظ بیان فرما کر صحابہ کرام کی ٹانگیں پکڑ پکڑ کر اور پنڈلیوں پر اپنے ہاتھ مبارک رکھ رکھ کر چادر اور شلوار کی جگہ متعین کر دی ہے۔ وہ نصف پنڈلی سے ٹخنوں کے اوپر تک ہے۔ اس سے نیچے مردوں کو جائز نہیں بلکہ عورتوں کو حکم ہے وہ اپنے کپڑے ایک ہاتھ تک اپنے پاؤں پر لٹکا کر چلیں۔ اب اگر مرد اپنے کپڑے لٹکا کر چلیں گے تو حدیث میں [فِي النَّارِ] کے لفظ ہیں۔ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی وعید سنائی ہے اور اگر ساتھ تکبر اور غرور بھی ہے تو ان کے لیے [لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ] کی بھی وعید ہے جیسا کہ سنن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی داؤد (۱۱٤/۲) سنن ابن ماجہ، طبع سرگودھا (۲٦٤) اور مؤطا امام مالک (۳٦٦) مطبع مجتبائی دہلی وغیرہ میں ہے۔

تکبر اور بغیر تکبر کپڑا لٹکانے والے کی سزا میں فرق

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر باندھنے کا مقام واضح کرتے ہوئے فرمایا:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم إِزْرَۃُ الْمُؤْمِنِ إِلٰی نِصْفِ السَّاقِ وَ لَا حَرَجَ اَوْ قَالَ لَا جُنَاحَ عَلَیْہِ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْکَعْبَیْنِ وَ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ فَھُوَ فِی النَّارِ وَ مَنْ جَرَّ إِزَارَہٗ بَطَرًا لَّمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ إِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ)) ①

”نصف پنڈلی سے ٹخنوں کے درمیان چادر رکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو چیزیں ذکر کی ہیں:

(۱)[وَ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ فَھُوَ فِی النَّارِ] ”جس کا کپڑا ٹخنوں اور نصف پنڈلی کے درمیان نہیں بلکہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آدمی جہنم میں ہے۔“ اس میں تکبر، فخر یا غرور [بَطَرًا...... خُیَلَاءَ] کی قید نہیں۔

(۲)[وَ مَنْ جَرَّ إِزَارَہٗ بَطَرًا لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ إِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ] ”اگر کپڑا

---

❶ مسند الامام احمد: ٤٤/٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٹکانے میں تکبر، فخر یا غرور بھی ہے تو جہنم کے ساتھ ایک دوسری سزا بھی ہے، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نہیں دیکھے گا اور نہ اس سے کلام کرے گا وغیرہ۔"

[بَطَرًا ...... خُیَلَاءَ] "تکبر، غرور ہو یا نہ ہو کپڑا لٹکا کر چلنے والے کی سزا جہنم ہے اور تکبر، غرور اور فخر سے کپڑا لٹکانے والے کی مزید دوسری سزا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں اور ان کی الگ الگ سزا بیان کی گئی ہے۔

اسبال ازار (چادر نیچے لٹکانا) ہی تکبر ہے

حقیقت یہ ہے کہ اسبال ازار بذات خود تکبر اور غرور ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِیْ جُرَیٍّ الْهُجَیْمِیِّ وَإِیَّاكَ وَ تَسْبِیْلَ الْإِزَارِ فَإِنَّهُ مِنَ الْخُیَلَاءِ وَالْخُیَلَاءُ لَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ))[1]

"رسول اللہ ﷺ نے ابو جری جابر بن سلیم ہجیمی رضی اللہ عنہ سے کہا" اپنے آپ کو چادر لٹکا کر چلنے سے بچاؤ کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔"

---

❶ مسند الامام احمد: ٥/٦٣-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند الامام احمد میں اور سنن ابی داؤد میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

((إِرْفَعْ إِزَارَكَ " وَاتَّزِرْ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ إِيَّاكَ وَ إِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَ اَنَّ اللّٰهَ "وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى" لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ))[1]

اس حدیث میں اسبال ازار کو تکبر اور غرور میں شمار کیا گیا ہے اور فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا [وَاتَّزِرْ][وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى] یہ مسند الامام احمد میں الفاظ ہیں اور [إِرْفَعْ إِزَارَكَ]اور [اَنَّ اللّٰهَ] سنن ابی داؤد کے الفاظ ہیں اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))[2]

''ابوداؤد اور ترمذی نے اسے صحیح اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔''

فتح الباری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

((وَ إِيَّاكَ وَ جَرَّ الْإِزَارِ فَإِنَّ جَرَّ الْإِزَارِ مِنَ الْمَخِيلَةِ))[3]

---

1. مسندالامام احمد :٦٥/٤۔ سنن ابی داؤد : ١١٣/٢۔
2. ریاض الصالحین : ٣٤٩، ٣٥٧ طبع دار المامون دمشق ۔جامع الترمذی : ٩٧/٢، طبع مجتبائی لاهور
3. فتح الباری: ٢٦٤/١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کی کہ ”چادر لٹکانا تکبر میں سے ہے، اس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔“

اور مسند حمیدی میں انہی کا ایک اور واقعہ موجود ہے:

((عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَعَلَّمَنِيْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ فَاسْتَاْذِنْ فَإِذَا أُذِنَ لَكَ فَسَلِّمْ إِذَا دَخَلْتَ وَ مَرَّ ابْنُ ابْنِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَدِيْدٌ يَجُرُّهٗ فَقَالَ لَهٗ يَا بُنَيَّ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ)) ①

”زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا۔ میں بغیر اجازت کے گھر میں داخل ہو گیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے تعلیم سکھائی کہ جب تو کسی کے گھر میں آئے تو اجازت طلب کر، اگر اجازت مل جائے تو داخل ہوتے وقت ”السلام علیکم“ کہہ۔ وہ مجھے تعلیم دے رہے تھے کہ ان کا پوتا عبداللہ بن واقد اپنا نیا کپڑا جو اس نے پہنا ہوا تھا کھینچتا ہوا گزرا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اے میرے بیٹے! اپنی چادر اونچی کر، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس

❶ مسند حمیدی، حدیث: ٦٣٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنا کپڑا تکبر سے کھینچا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔“

مسند الامام احمد میں ہے:

((ثُمَّ رَاٰی ابْنَهٗ وَاقِدًا یَجُرُّ إِزَارَهٗ))[1]

”عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے واقد کو دیکھا اسے چادر گھسیٹ کر چلنے سے منع کر دیا۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ”جر ازار“ اور ”اسبال“ کو تکبر سمجھتے تھے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فعل سے حجت پکڑنے والوں کی تردید

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: [لَسْتَ مِنْهُمْ] یا [لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهُ خُیَلَاءَ] اس کے متعلق عرض ہے کوئی بھی کم علم یا بے علم مسلمان اس حدیث کا لفظی ترجمہ پڑھ لے یا سن لے تو کسی بھی بے دین آدمی سے دھوکا نہیں کھا سکتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ آخری عمر میں پیٹ بڑا ہو گیا تھا اور آپ کا کاروبار کپڑے کا تھا اور آپ خود فرماتے ہیں: [إِنَّ اَحَدَ جَانِبَیْ إِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ ...... إِنَّهُ یَسْتَرْخِیْ اَحْیَانًا...... إِنِّی لَا تَعَاهَدُ ذَالِكَ مِنْهُ] میری چادر کی ایک جانب ڈھیلی ہو جاتی ہے یا نیچے لٹک پڑتی ہے وہ بھی کبھی کبھی اور میں اس کا خیال رکھتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خود چادر نیچے نہیں

[1] مسند الامام احمد: ۳۳/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٹکاتے تھے بلکہ غیر شعوری طور پر پیٹ بڑا ہونے کی وجہ سے ڈھیلی ہو کر خود بخود نیچے لٹک پڑتی تھی، وہ بھی دونوں طرف سے نہیں بلکہ ایک جانب سے اور معلوم ہونے پر اٹھا لیتے تھے۔ [اِنِّیْ لَا تَعَاهَدُ ذٰلِكَ مِنْهُ] سے معلوم ہوتا ہے یہ عذر تھا جو رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا اور فرمایا کہ تو ''متکبرین اور مغرور لوگوں میں سے نہیں ہے۔''

الحمدللہ ہمارا بھی یہی موقف ہے اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر شلوار یا چادر لاعلمی سے ڈھیلی ہو کر ٹخنوں سے نیچے ہوگئی ہو تو جب بھی علم ہو فوراً اوپر اٹھا لی جائے۔ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ ضرور معاف کرے گا۔ اگر معلوم ہونے کے بعد چادر نیچے لٹکتی رہی تو یہ تکبر ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے متکبر کہا ہے اور اس کے لیے جہنم کی وعید سنائی ہے اور تکبر کے بارے اللہ کے نبی ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّن كِبْرٍ)) ①

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' وہ آدمی قطعاً جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ ②

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱۱٤/۲، طبع نور محمد کراچی۔

❷ الاحزاب: ۲۱/۳۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”مسلمانو! تمہارے لیے اللہ کے رسول (ﷺ) کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔“

میرے بھائیو! یہ کہنا کتنی غلط بات ہے کہ اگر تکبر نہ ہو تو ازار (شلوار وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکائی جا سکتی ہے۔ یہ کس حدیث میں ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بول کر لازمی جہنم جانے کا پروگرام ہے؟

رسول اللہ ﷺ کا کپڑا نصف پنڈلی تک تھا

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو اپنی ازار دکھائیں اور اپنا نمونہ پیش کریں جیسا کہ شمائل ترمذی میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی سے فرمایا:

((اِرْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهٗ اَتْقٰى وَ اَبْقٰى))

”اپنی چادر اونچی کر، یہ زیادہ تقویٰ والا کام ہے اور چادر صاف اور زیادہ دیر تک محفوظ رہے گی۔“

عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے دیکھا تو آواز دینے والے رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

((اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ))

”یہ چادر تو دھاری دار (لنگی) ہے۔“ (عرب میں اسے پہننے کا رواج اس طرح ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ))

''کیا میں ''رسول اللہ، امام الانبیاء'' تیرے لیے نمونہ نہیں ہوں۔''

صحابی کہتے ہیں:

((فَنَظَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهٗ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ))

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی ازار کو دیکھا تو دونوں پنڈلیوں کے نصف تک تھی۔'' ①

اور آپ ﷺ صحابہ کے پیچھے دوڑ کر، صحابہ کے کندھے پکڑ کر، صحابہ کی ٹانگیں پکڑ کر ان کو فرمائیں کہ ازار نہ لٹکائیں اگر چادر ٹخنوں سے نیچے رکھی تو جہنم میں جاؤ گے۔ اسبال ازار کو رسول اللہ ﷺ تکبر کہیں اور ارشاد فرمائیں:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّ لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ)) ②

''جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا اور (ایمان کو تکبر کی ضد فرمایا۔ فرمایا) جس کے دل میں رائی کے

❶ شمائل ترمذی ص : ۹، باب ما جاء فی صفة ازار رسول الله صلی الله علیه وسلم

❷ سنن ابی داؤد : ۱۱۴/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانے کے برابر ایمان ہے وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“

اسبال و ارخاء یعنی ازار نیچے رکھنے کا عورتوں کو حکم دیا گیا ہے اور عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔

میرے بھائیو! اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور [لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ] خالص دل سے پڑھا ہے، رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے اور [اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ] سچے دل سے پڑھا ہے، دل میں منافقت نہیں ہے، کلمہ کا اظہار کر کے مقصد دھوکا دینا نہیں تو مردوں کو شلوار یا ازار ٹخنوں سے اوپر رکھنی پڑے گی اور عورتوں کو سر سے پاؤں تک اپنا جسم کپڑوں میں لوگوں سے چھپانا پڑے گا۔ اپنے عمل سے ہی ہم نبی ﷺ سے اپنی محبت اور اطاعت کے دعویٰ کو سچ ثابت کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی ﷺ کی اطاعت اور اتباع میں زندہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین!

مسلمان بھائیو! اپنے دل میں سوچیں، اپنے دل سے پوچھیں اور اپنے دل ہی کو جواب دیں۔ یہ جو آپ کی شلواریں ٹخنوں سے نیچے ہیں کیا یہ ڈھیلے پن کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکی ہیں؟ کیا واقعتاً آپ نے درزی سے ماپ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسے ٹخنوں سے اوپر رکھنا کیونکہ ہم مسلمان ہیں، ہم اللہ کے بندے ہیں، ہمارا اللہ پر ایمان ہے، ہمیں ہمارے پیارے نبی نے حکم دیا ہے کہ اپنی ازار ٹخنوں سے اوپر رکھو، جو پہننے والا کپڑا لٹکائے گا وہ جہنم میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کلام نہیں کرے گا۔ اس لیے ہماری شلوار کا ماپ نصف پنڈلی تک رکھو۔ کیا درزی نے واقعی آپ کی شلوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سلائی نصف پنڈلی یا ٹخنوں سے اوپر تک کی ہے؟ یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننے میں تم بھی اس بدنصیب کا کردار ادا کر رہے ہو جس کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے:

﴿ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ ﴾ ①

''اس نے انکار کر دیا اور بڑا بن گیا۔''

اور اللہ تعالیٰ کا حکم سن کر اپنا خیال پیش کیا:

﴿ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ ﴾ ②

''تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا۔''

اور رب کائنات کی نافرمانی کر کے فاسق ہو گیا:

﴿ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ ﴾ ③

''پس اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔''

بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ موجود ہے۔ ایک آدمی آپ کی بیمار پرسی کے لیے آیا اور چند تعریفی اور دعائیہ کلمات کہہ کر جانے لگا، اس کی چادر زمین پر لٹک رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے واپس بلایا اور کہا:

---

❶ البقرة: ٢/ ٣٤۔

❷ الاعراف: ١٢/٧۔

❸ الكهف: ٥٠/١٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِبْنَ أَخِيْ إِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقٰى لِثَوْبِكَ وَأَتْقٰى لِرَبِّكَ)) ①

"اے بھتیجے! اپنا کپڑا اوپر اٹھاؤ، اس سے کپڑا زیادہ دیر باقی رہے گا اور رب کا تقویٰ تجھ میں زیادہ ہوگا۔"

ٹخنوں پر لٹکنے والا کپڑا کاٹ دینا چاہیے

((عَنْ خَرْشَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِشَفْرَةٍ فَرَفَعَ إِزَارَ رَجُلٍ عَنْ كَعْبَيْهِ ثُمَّ قَطَعَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى ذُبَابِهِ تَسِيْلُ عَلٰى عَقِبَيْهِ)) ②

"جناب خرشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے قینچی منگوائی اور ایک آدمی کی ازار (چادر) ٹخنوں سے اوپر رکھ کر نیچے جتنی تھی سب کاٹ دی۔"

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا دُعُوْا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ ③

---

❶ صحيح البخاری: ٥٢٤/١۔

❷ مصنف ابن ابی شیبه : ٢٠٥،٨، طبع بمبئی "هند" حدیث: ٤٨٨٨ ...... طبع دارالفكر بيروت :٣٠/٦ ، كتاب اللباس والزينة موضع الازار اين هو؟

❸ سورة النور: ٥١/٢٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”کسی بھی فیصلہ کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف بلانے پر ایماندار لوگ صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہ لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿ وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان بھائیو! اٹھو

تم وارث رسول ﷺ ہو، کتاب وسنت کے داعی تم ہی ہو، دعوت وجہاد کا کام تمہارا ہے

عقیدۂ توحید پر جہاد کی وجہ سے تمہیں کبھی وہابی کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے اور کبھی بنیاد پرست قرار دے کر تمہارے خلاف پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ تمہیں مٹانے کے لیے واشنگٹن، لندن، دہلی اور تل ابیب کے ایوانوں میں پروگرام بنتے ہیں لیکن تم ہی وہ طائفہ منصورہ ہو جو کسی کے مٹانے سے نہیں مٹ سکے گا۔ تمہیں اب اٹھنا ہے شرک والحاد کے دن تھوڑے ہیں قربانیاں اور شہادتیں تمہارے کام کو آسان بنا دیں گی اپنے مقام کو پہچانیے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیجیے۔

Ph & Fax: 91-42-7230549
4-lake Road Chuburji Lahore
دارالاندلس